14

بینک اور مفرد سود

آیئے ذرا یاد کریں۔

اوپر دی ہوئی تصویر کس جگہ کی ہے؟ اس دفتر میں کون سا کام کیا جاتا ہے؟ اس کی معلومات حاصل کیجیے۔ اپنے مشاہدہ کا اندراج کیجیے۔

آیئے سمجھ لیں۔

بینک

بینک پیسوں کا کاروبار کرنے والا سرکار سے منظور شدہ ادارہ ہوتا ہے۔ یہ ایک مالیاتی ادارہ ہوتا ہے۔ (مالیات یعنی پیسے)

ہمیں جو رقم (روپے پیسے) حاصل ہوتی ہے۔ اسے احتیاط سے خرچ کرنا چاہیے۔ مستقبل کی ضرورت کے پیش نظر رقم کی بچت کی جاتی ہے۔ یہ بچت تعلیم، گھر کی تعمیر، میڈیکل خرچ، پیشہ کی نشوونما، کھیتی باڑی کی بہتری وغیرہ کے لیے کرنا چاہیے۔

پابندی سے کی جانے والی چھوٹی بچت آگے چل کر بڑی رقم بن جاتی ہے اور وہ مستقبل میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ بینک میں رکھی ہوئی رقم محفوظ رہتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

رقم کا لین دین

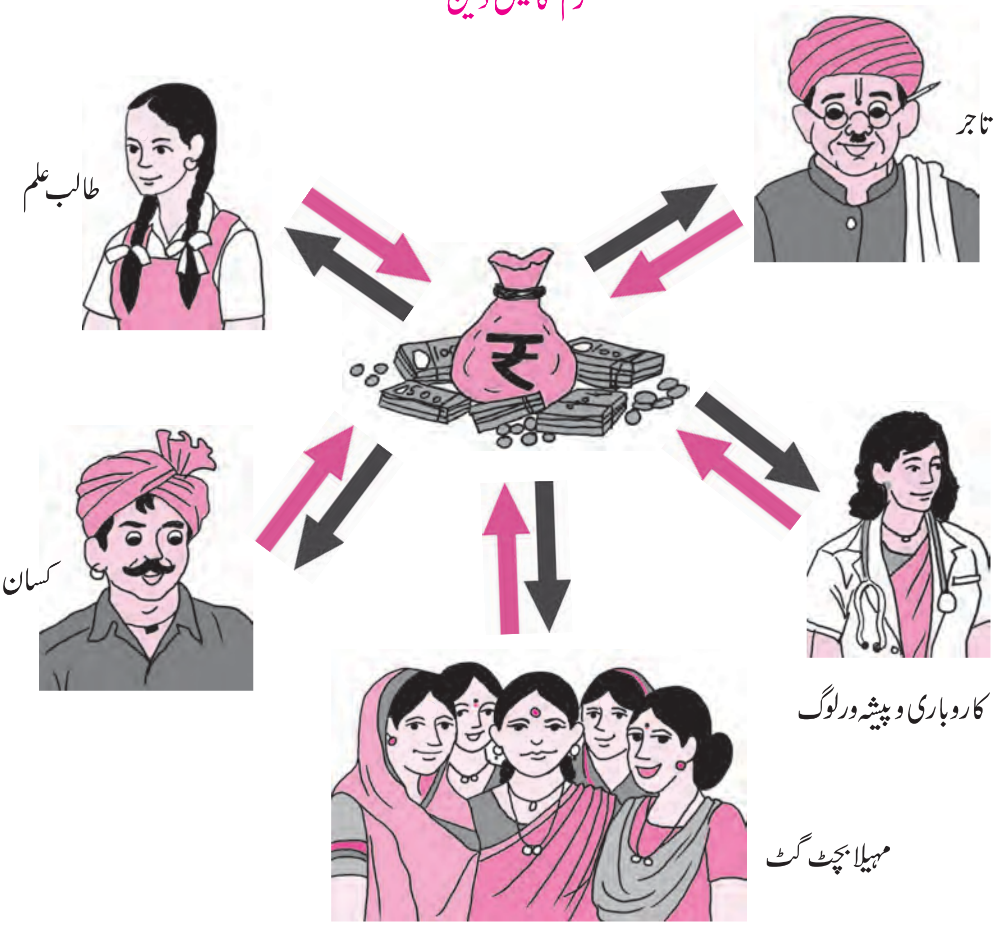

- اوپر دی ہوئی تصویروں میں کون کون سے لوگ بینک سے لین دین کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔
- بالکل درمیان میں تھیلی پر دکھائی گئی علامت کس کی ہے؟
- اوپر دی ہوئی تصویروں میں تیروں سے کیا سمجھ میں آتا ہے؟

سرگرمی

- اساتذہ طلبہ کے لیے بینک کی سیر کا انعقاد کریں۔

طلبہ کو بینک کی بنیادی معلومات حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔ مختلف فارم اور سِلپ بھرنے میں اُن کی مدد کریں۔

- قریب میں بینک نہ ہو تو اوپر مذکور نمونے مہیا کر کے بھروائیں۔
- اسکول میں تمثیلی صورت میں بینک کھول کر بینک میں ہونے والے لین دین کو عملی طور پر دکھایا جائے۔
- بینک میں ہونے والے لین دین کی تفصیلی معلومات بینک میں کام کرنے والے کسی سرپرست یا بینک کے کسی ملازم کی مدد سے دی جائے۔

آیئے سمجھ لیں :

بینک میں کھاتا :

بینک سے لین دین کرنے کے لیے بینک میں کھاتا کھولنا ہوتا ہے بینک میں نیا کھاتا کھولنے کے لیے ذیل کے دستاویز کی ضرورت ہوتی ہے۔

(1) پتے سے متعلق ثبوت : راشن کارڈ، بجلی بل، ٹیلی فون بل، رہائش کا داخلہ، شناختی کارڈ وغیرہ۔

(2) شناخت کا ثبوت : آدھار کارڈ، الیکشن کا شناختی کارڈ، پین کارڈ، پاسپورٹ یا بینک کے بتائے ہوئے ثبوتوں میں سے کوئی ایک علاوہ ازیں کسی ایک کھاتے دار گاہک کا حوالہ۔

بچت کھاتا اس لیے ہوتا ہے کہ سب کو بچت کرنے کی عادت ہوجائے۔ کھاتا دار اس کے کھاتے میں حسب استطاعت رقم جمع کرسکتا ہے۔ ضرورت کے وقت اس میں سے وہ کسی وقت رقم نکال سکتا ہے۔

بچت کھاتے میں موجود رقم پر بینک 4% سے 6% سود دیتا ہے۔ بچت کھاتے سے لین دین کرنے کے لیے کھاتے دار کو پاس بک، چیک بک، اے ٹی ایم (ATM) کارڈ، موبائل بینکنگ، ایس ایم ایس بینکنگ، انٹرنیٹ بینکنگ وغیرہ کی سہولیات ملتی ہیں۔

بینک میں رقم جمع کرنے کے لیے یا بینک سے رقم نکالنے کے لیے مخصوص چھپے ہوئے نمونے کی سلپ بھرنا ہوتی ہے۔ ہر بینک کی نمونہ سلپ الگ الگ ہوتی ہے۔ تاہم اس میں بھرنے کی معلومات یکساں ہوتی ہے۔

بینک میں ایک قسم کا کھاتا ہوتا ہے جسے چالو (رواں) کھاتا (Current A/C) کہتے ہیں۔ اس سے ایک ہی دن میں کتنی بھی مرتبہ رقم نکال سکتے ہیں۔ لیکن اس کھاتے میں جمع رقم پر سود نہیں ملتا۔ اگر زیادہ عرصے کے لیے رقم جمع رکھنے پر زیادہ سود حاصل کرنا ہو تو متعین مدت کے لیے بطور امانت رقم رکھنے (FD-Fixed Deposit) اور متوالی امانت (RD-Recurring Deposit) جیسی سہولتیں ہیں۔

سود کا حساب

بینک امانت دار کو بینک میں رقم جمع رکھنے کے عوض کچھ رقم دیتی ہے۔ اسی طرح قرض داروں کو رقم استعمال کرنے پر بینک اُن سے کچھ رقم وصول کرتی ہے۔ ایسی رقم کو سود کہتے ہیں۔ بینک میں جمع رقم یا بینک سے قرض لی ہوئی رقم کو اصل زر کہتے ہیں۔

امانت یا قرض پر سود کا حساب کرتے وقت اس کی شرح، ہر 100 روپے پر لگائی جاتی ہے۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ سود کی شرح کتنی مدت کے لیے ہے۔ فی صدی فی سال سود کا مطلب ہے ہر سو روپے پر ہر سال کے لیے سود۔

اصل زر جس عرصے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اس عرصے کو مدت کہتے ہیں۔

مفرد سود

اس جماعت میں ہم صرف ایک سال کے لیے حساب کیے جانے والے سود پر غور کرنے والے ہیں۔ اسے مفرد سود کہتے ہیں۔ زیادہ مدت کے لیے سود کا حساب بعض مرتبہ زیادہ پیچیدہ ہوجاتا ہے۔ وہ مفرد سود سے مختلف ہوتا ہے۔

مثال 1 : عنیزہ نے 7 فی صدی فی سال کی شرح سے بینک میں 15000 روپے ایک سال کے لیے امانت کے طور پر رکھا تو بتائیے اُس کو سال کے آخر میں کتنا سود ملے گا؟

اس مثال میں اصل زر 15000 روپے، مدت 1 سال، سود کی شرح 7 فی صدی فی سال ہے۔

اصل زر بڑھتا ہے تب سود بھی بڑھتا ہے۔یعنی اصل زر کے حساب سے سود بڑھتا ہے۔

فرض کیجیے 15000 روپے اصل زر کے لیے x روپے سود ملتا ہے۔

100 روپے اصل زر کے لیے 7 روپے سود ہے۔ (دیا ہوا ہے)

سود کی اصل زر سے نسبت لیں گے۔اس نسبت کو دو صورتوں میں لکھ کر مساوات بنائیں گے۔

$$\frac{x}{15000} = \frac{7}{100}$$

$$\therefore \quad \frac{x}{15000} \times 15000 = \frac{7}{100} \times 15000$$ ... (طرفین کو 15000 سے ضرب کیا)

$$\therefore \quad x = 1050$$

عُنیزہ کو کل 1050 روپے سود ملے گا۔

مثال 2 : شاہ میر نے کنویں پر موٹر پمپ لگانے کے لیے 8 فی صدی فی سال کی شرح سے بینک سے 20000 روپے قرض لیے۔ایک سال بعد وہ بینک کو کتنی رقم ادا کرے گا؟

اوپر دی ہوئی مثال میں اصل زر 20000 روپے ہے۔8 فی صدی فی سال شرح ہے یعنی 100 روپے اصل زر پر ایک سال کا سود 8 روپے ہے۔

اصل زر کے حساب سے سود بدلتا ہے یعنی سود اور اصل زر کے درمیان نسبت مستقل ہے۔سود کی اصل زر سے نسبت کو دو صورتوں میں لکھ کر مساوات بنائیں گے۔

فرض کیجیے 20000 روپے اصل زر پر ملنے والا سود x روپے ہے۔

100 روپے اصل زر پر ملنے والا سود 8 روپے ہے۔

$$\frac{x}{20000} = \frac{8}{100}$$

$$\therefore \quad \frac{x}{20000} \times 20000 = \frac{8}{100} \times 20000$$ ... (طرفین کو 20000 سے ضرب کیا)

$$\therefore \quad x = 1600$$

بینک کو دی جانے والی رقم = اصل زر + سود

= 20000 + 1600 = 21600 روپے

مشقی سیٹ 35

1. 10 فی صدی فی سال کی شرح سے 6000 روپے کا ایک سال کا سود کتنا ہوگا؟
2. رمیز نے 8650 روپے 6 فی صدی فی سال کی شرح سے ایک سال کے لیے بینک میں جمع رکھے۔تو بتائیے ایک سال بعد رمیز کو کل کتنے روپے ملیں گے؟
3. راشد چاچا نے بینک سے 25000 روپے قرض لیے۔سود کی شرح 12% فی سال ہو تو ایک سال بعد انھیں بینک کو کتنے روپے ادا کرنے ہوں گے؟
4. کنواں کھودنے کے لیے کاشف نے بینک سے 35250 روپے 6 فی صدی فی سال کی شرح سے ایک سال کے لیے قرض لیے۔تو بتائیے اسے سال کے آخر میں بینک کو سود کے کتنے روپے ادا کرنے ہوں گے؟